رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَعَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یومیہ یکشنبہ

فی پرچہ ایک

جلد	۳۰ نبوت ۱۳۲۵ ہش	۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ	۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۶۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پھر بیحد تشویش کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

کشمیر کا نصف سے زیادہ رقبہ آزاد فوجوں کے قبضے میں آچکا ہے

پناہ گزینوں کی سپیشل ٹرین پر مشرقی پنجاب میں حملہ۔ شریعت بل جلد ہی اسمبلی میں پیش کیا جائیگا

مسلمان پناہ گزینوں کی ٹرین پر حملہ

کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا

لاہور ۲۹ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک سپیشل ٹرین جو کیتھل سے مسلمان پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب لا رہی تھی کو رکشیتر ریلوے سٹیشن کے نزدیک حملہ کر دیا گیا۔ پہلے گاڑی کو لائن پر کھڑی کے شہتیر رکھ کر روک لیا گیا اور پھر غیر مسلموں کے ہجوم نے گاڑی کے حفاظتی دستے پر گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ حفاظتی دستے نے بھی جواب میں گولیاں چلائیں بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمان پناہ گزینوں اور حفاظتی دستے میں سے کوئی ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔ لائن صاف ہونے پر ٹرین روانہ ہو گئی۔ ف و پ

مجوزہ معاہدہ پر نظام حیدرآباد اور لارڈ مونٹ بیٹن نے منظوری کے دستخط ثبت کر دیئے

حیدرآباد ۲۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نظام حیدرآباد نے مجوزہ معاہدہ بمکومت پر دستخط ثبت کر دیئے ہیں۔ نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ وزراء کی موجودہ کونسل توڑ دی جائے گی۔ اور مسٹر لائق علی کی سرکردگی میں نئی کونسل کی نامزدگی عمل میں آئیگی کونسل بارہ ارکان پر مشتمل ہوگی۔ جس میں چار مسلمان چار ہندو بشمول ایک عدد نمائندہ اچھوت اور چار سرکاری نمبران شامل ہونگے۔

وزارت عظمےٰ کے منصب پر مسٹر لائق علی کا تقرر صرف ایک سال کے واسطے ہوا ہے جسکو نظام نے ان سے کہا ہے۔ کہ وہ نئی وزارت کی تشکیل عمل میں لائیں۔ امید ہے نئی وزارت یکم دسمبر سے کام شروع کر دے گی۔ اسٹیٹ کانگرس نے اگرچہ اپنے نمائندے ابھی نامزد نہیں کئے ہیں۔ لیکن کونسل میں اچھوت لیڈر آر۔ ایس۔ وینکٹ راؤ کی شمولیت یقینی خیال کی جا رہی ہے۔ اور ایک ہندو امیدوار مسٹر ریڈی جو اس وقت سپلائی منسٹر کے عہدے پر فائز ہیں کے نائب وزیر اعظم بننے کی امید ہے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ آج تیسرے پہر لارڈ مونٹ بیٹن نے بھی ہندوستان کے گورنر جنرل کی حیثیت سے سمجھوتے پر دستخط کر دیئے۔ اس موقعہ پر سردار ولبھ بھائی پٹیل اور ریاستوں کے محکمہ کے سکرٹری مسٹر مینن بھی موجود تھے

(اورینٹ)

مشرقی پنجاب کے لوگوں کو مسلح کیا جائے

سکھوں کا مطالبہ

لندن ۲۹ نومبر۔ برطانیہ میں مقیم سکھوں نے آج ہندوستان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب کے لوگوں اور خاص کر سکھوں کو مسلح کیا جائے۔ ایک سو سے زیادہ سکھ مہاراجہ پٹیالہ کے گوردوارہ واقعہ لنڈن میں گورو نانک کا جنم دن منانے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ دو دن اور دو رات متواتر گورو گرنتھ کے پاٹھ کے اختتام پر ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ مشرقی پنجاب کے لوگوں کو مسلح کر کے ان کی فوجی تربیت کا انتظام کیا جائے۔

(اورینٹ)

مسئلہ فلسطین پر از سر نو غور کیا جائے

سر ظفر اللہ کی طرف سے کولمبین تجویز کی تائید

نیویارک ۲۹ نومبر۔ کل رات چودھری سر محمد ظفر اللہ خان جنرل اسمبلی میں فلسطین کے بارے میں آراء شماری کے متوسی ہو جانے پر بہت خوش نظر آتے تھے۔ اجلاس کے فوراً بعد آپ نے عرب ہائیر کمیٹی کو بتایا کہ میرے خیال میں اس التواء سے ہمیں ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ امکان ہے کہ کولمبیا کی یہ تجویز کہ فلسطین پر از سر نو غور و خوض کرنے کے لئے تمام معاملہ دوبارہ کمیٹی میں واپس بھیجا دیا جائے کل اسمبلی میں زیر بحث آئے گی۔ آپ نے کہا ہم یقیناً کولمبیا کی اس تجویز کی تائید کریں گے۔ یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کولمبیا کی تجویز میں بتایا گیا ہے کہ کمیٹی اسپیشل فوراً ہی غور و خوض شروع نہ کرے۔ بلکہ کچھ عرصہ کے بعد اسکو زیر بحث لایا جائے۔ آپ نے کہا موجودہ کشیدگی کے ختم ہونے کے لئے کچھ وقفہ ڈالنا ضروری ہے۔

جب آپ سے یہ سوال کیا گیا کہ عرب اور یہودیوں کے درمیان کامیاب گفت و شنید کس اساس پر شروع کی جا سکتی ہے۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اگر وہ مجھے ثالث تسلیم کر لیں۔ تو میں اس معاملے کو صحیح طریق پر حل کر سکتا ہوں۔ رائٹر۔

آگرے میں مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی تنظیم توڑ دی گئی

آگرہ ۲۹ نومبر۔ کل مسٹر آئی۔ ایچ۔ زبیری سابق صدر آگرہ مسلم لیگ کی صدارت میں مسلمانان آگرہ کا ایک بلاک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قرار پایا کہ مسلمان کثرت سے آل انڈیا کانگرس میں شامل ہوں۔ نیز مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی تنظیم کو توڑ دیا گیا۔ ف و پ

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر۔ زوار حسین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس سپتال روڈ سے طبع کرا کر نمبر ۴ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کوئی ایسا فیصلہ جو حکومت آزاد کشمیر کی منظوری کے بغیر کیا جائیگا ہمارے لئے ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔

سیالکوٹ میں وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

سیالکوٹ ۲۹ نومبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے سیالکوٹ میں فوج کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ قائد اعظم کی ان تھک کوششوں اور دس کروڑ مسلمانوں کی قربانیوں سے ہم پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اب مشکلات دُور ہو گئی ہیں۔ ہمیں اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے ابھی اور قربانیاں دینی ہونگی ایک طاقتور اور مضبوط فوج کے بغیر ہم اپنی آزادی قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ ایک شہری فوج میں جو اوصاف ہونے چاہئیں۔ وہ سب ہماری فوج میں موجود ہیں۔ آپ نے فوجیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے آپ غیر ممالک سے اپنی فوجی قابلیت کا سکہ منوا چکے ہیں۔ لیکن اب آپ کو پہلی بار اپنے محبوب وطن کی حفاظت کرنے کیلئے داد شجاعت دینے کا موقع مل رہا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ہمارا بچہ بچہ اپنی جان دے دیگا۔ لیکن اپنی آزادی پر آنچ نہیں آنے دیگا۔ اور کبھی اس جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیگا۔ جو اسلام کی عظمت اور سرکت کے اظہار کا نشان ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اب عوام فوج اور حکومت میں کوئی فرق نہیں۔ یہ سب ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مضبوط کرنے کا موجب ہیں۔ اسلئے ہم سب کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری مملکت پاکستان دنیا بھر کے لئے ایک نمونے کی حکومت بن سکے

آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کی بعض تجاویز

کراچی ۲۹ نومبر۔ پاکستان کی پہلی تعلیمی کانفرنس نے آج یونیورسٹی ایجوکیشن کمیٹی اور تعلیم بالغان کمیٹی کی سفارشات کو بغور و خوض کے منظور کر لیا۔ کل دوسری کمیٹیوں کی رپورٹوں پر بحث کی جائے گی۔ آج صبح یونیورسٹی۔ پرائمری سیکنڈری اور تعلیم نسواں کی کمیٹیوں کی ایک مشترکہ میٹنگ بھی ہوئی۔ (اے پ)

کاغذ کی قیمت میں اضافہ

دہلی ۲۹ نومبر۔ کاغذ کی قیمت یکم دسمبر سے چھ پائی فی پونڈ بڑھا دی گئی ہے۔

جتنا علاقہ ہم فتح کر چکے ہیں پہلے اسپر ہماری حکومت تسلیم کیجائے

حکومت آزاد کشمیر کا اعلان

لاہور ۲۹ نومبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے محکمہ نشر و اشاعت کی طرف سے ایک اعلان میں اس مصالحتی گفت و شنید پر روشنی ڈالی گئی ہے جو ان دنوں دونوں ڈومینینوں کے درمیان دہلی میں ہو رہی ہے چنانچہ بیان میں لکھا ہے۔ کہ کشمیر کی آزاد حکومت کے سوا باشندگان کشمیر کی طرف سے نمائندگی کا حق کسی شخص یا ادارے کو ہرگز نہیں پہنچتا۔ اسلئے ہم صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے سوائے کوئی ایسا فیصلہ جو آزاد کشمیر حکومت کی منظوری کے بغیر کیا گیا ہو۔ ہرگز قابل حجت نہیں ہو سکتا۔ دونوں ڈومینینوں کی حکومتوں کے پیش نظر اپنا اپنا کوئی مفاد ہوگا۔ اصل جھگڑا تو باشندگان کشمیر اور کشمیر کے جابر حکمران کے درمیان ہے۔ ہم ہرگز یہ برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ کہ ہماری طرف سے مہر چند مہاجن اور شیخ عبداللہ جیسے غدار نمائندگی کریں۔ جہاں ہم نے بہادری سے ظلم ڈھانے والوں کا مقابلہ کیا ہے۔ وہاں ہم ایسے فیصلوں کی بھی مخالفت کریں گے جنہیں ہماری مرضی کیخلاف ہم پر ٹھونسنے کی کوشش کیجائیگی۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ عوام کا فیصلہ ہم ماننے کیلئے تیار ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ کسی قسم کے استصواب رائے عامہ کا انتظام کیا جائے ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ آزاد کشمیر کی حکومت جن علاقوں پر قابض ہو چکی ہے۔ ان پر اس کے تسلط کو تسلیم کیا جائے۔ بلا استثنیٰ رائے دہندگی کا حق ہر شخص کو دیا جائے۔ اور کم از کم چھ ماہ کے وقفے کے بعد استصواب رائے کا انتظام ہو۔ تاعوام پر اسکی اہمیت واضح کر کے ان کو اس کیلئے تیار کیا جا سکے (اے پ)

کشمیر کے نصف سے زیادہ حصے پر آزاد فوج کا قبضہ ہو چکا ہے

دشمن کے رسل و رسائل کے راستے مسدود کر دیئے گئے ہیں

(سردار ابراہیم کا بیان)

پرا کھل ۲۹ نومبر۔ کشمیر کی آزاد گورنمنٹ کے افسر اعلیٰ سردار محمد ابراہیم نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اسوقت تک ریاست کشمیر کے نصف سے زیادہ رقبے پر آزاد فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔ چار اہم ممالک یعنی روس۔ چین۔ افغانستان اور پاکستان کی سرحدیں ہمارے مقبوضہ علاقے سے ملتی ہیں۔ سردار ابراہیم نے لمبے محاذ جنگ کی حالت بتاتے ہوئے کہا۔ کہ ہماری فوجیں پوری طرح مسلح نہیں ہیں۔ لیکن مجھے اعتماد ہے۔ کہ وہ ہندوستانی فوج سے پوری ٹکر لے سکتی ہیں۔ وہ ہندوستان کے فوجی دستوں کو برابر چھاپے مار کر نقصان پہنچا رہی ہیں۔ اور انہیں پیچھے دھکیل رہی ہیں۔ کوٹلی کے قریب انہوں نے دشمن کی صفوں کو توڑ دیا ہے۔ اور انکے رسل و رسائل کے راستوں کو بند کر دیا ہے۔

سردار ابراہیم نے اپنے بیان کے دوران میں بتایا۔ کہ اس وقت آزاد گورنمنٹ کے علاقہ میں کم و بیش دو ہزار غیر مسلم موجود ہیں۔ ہم نہایت فراخدلی کے ساتھ ان کے لئے ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔ انہیں یہاں رہنے یا یہاں سے چلے جانے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ ہم نے ان پر واضح کر دیا ہے۔ کہ اگر وہ ہماری حکومت میں رہنا چاہیں۔ تو انہیں بہت سی مراعات اور برابر کے شہری حقوق دیئے جائینگے۔ اور ہر ممکن طریق سے انکی حفاظت کیجائیگی

رشوت ستانی کی پاداش میں سرعام کوڑے لگائے جائینگے

شریعت بل تیار کرنیکی ہدایت کر دی گئی ہے

(خان آف ممدوٹ کا بیان)

لاہور ۲۹ نومبر مغربی پنجاب کی وزارت کے ارکان نے عہدے سنبھالنے کے بعد آج پہلی مرتبہ لاہور کے اخباری نمائندوں سے ملاقات کی اور وزارت کے عزائم پر روشنی ڈالتے ہوئے اخبارات سے تعاون کی اپیل کی۔ صوبے کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے رشوت ستانی کے برخلاف حکومت کی مہم کا ذکر کیا۔ اور بتایا۔ کہ اس سلسلے میں بہت جلد ایک آرڈیننس جاری کیا جائیگا رشوت کے جرائم کے سلسلے میں سرسری سماعت کے بعد سخت سزائیں دے دی جایا کرینگی ان سزاؤں میں برسر عام کوڑے لگانے کی سزا بھی شامل ہوگی۔ اس سلسلہ میں ایک سپیشل ٹریبونل مقرر کیا جائے گا۔ خان آف ممدوٹ نے بتایا۔ کہ پانچ اشخاص کے مطالبہ پر سرکاری افسروں کے خلاف رشوت کی شکایت کی تحقیقات شروع کر دی جایا کرے گی۔ لیکن کوئی ایسی شکایات غلط ثابت ہوئیں۔ اور شکایت کرنے والے خود مجرم ثابت ہوئے۔ تو وہ بھی سزا کے مستحق سمجھے جائینگے۔ عصمت فروشی کو بند کرنے کے لئے بھی ایک قانون بنایا جائے گا۔ شریعت بل تیار کرنے کی بھی محکمہ قانون کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ یہ بل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔

سردار شوکت حیات خاں نے بتایا۔ کہ حکومت پریس سے ہر قسم کا تعاون کر کے اس کا وقار قائم کرنے اور اسکی حفاظت کرنیکی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اس کے بالمقابل پریس بھی ہمارے ساتھ تعاون کرے گا (اے پ)

مظفر گڑھ میں آٹھ دیسی ساخت کے بم برآمد ہوئے

لاہور ۲۹ نومبر۔ ڈائرکٹر آف پبلک ریلیشنز مغربی پنجاب کی طرف سے ایک پریس بیان مظہر ہے۔ کہ یوں تو تمام اضلاع میں امن ہے۔ البتہ سرحدوں پر بعض حادثات کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔

ضلع لاہور میں پانچ مسلح سکھ سرحد پار کر کے بڑھتے بڑھتے ایک گاؤں کی طرف آ گئے۔ جہاں انکے اور حفاظتی فوج کے درمیان آتشباری ہوئی۔ جسکے بعد وہ واپس اپنے علاقے میں بھاگ گئے۔ ایک غیر مسلم جتھے نے سیالکوٹ کے ایک گاؤں ٹھٹی کلاں پر حملہ کرنا چاہا۔ حفاظتی فوج کے ساتھ تھوڑے مقابلے کے بعد وہ بھاگ نکلے۔ دو ہندوستانی طیاروں کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ انہوں نے پاکستانی سرحد کے بالکل قریب ریاست جموں کی حدود میں دو گاؤں پر مشین گن سے فائر کئے۔

مظفر گڑھ میں ایک خالی مکان سے آٹھ دیسی ساخت کے بم برآمد ہوئے۔ (اے پ)

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء

کشمیر کے متعلق صلح کی کوشش

آج کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کے متعلق صلح کی گفتگو ہو رہی ہے۔ اور یہ بھی انہی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دہلی میں شیخ عبداللہ صاحب کو اس غرض کے لئے بلایا گیا ہے۔ خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ صلح اس اصول پر ہو رہی ہے۔ کہ پاکستان زور دے کہ قبائلی لوگوں کو واپس کرا دے۔ ہندوستان کی فوج کی واپسی کا کوئی ذکر نہیں۔ مسٹر گاندھی بھی بہت خوش نظر آتے ہیں۔ کہ صلح کے امکانات روشن ہو رہے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی کوشش سے ہندوستان میں امن کے قیام کی صورت نکل آئے گی۔ شرائط صلح جو بتائی گئی ہیں۔ وہ کشمیر کے مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک ہیں۔ کشمیر کے مسلمانوں نے جو قربانیاں کی ہیں۔ وہ ایسی نہیں کہ ان کو یونہی نظر انداز کر دیا جائے۔ خصوصاً پونچھ کے مسلمانوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے۔ کوئی ایسا سمجھوتہ جو ان کے حقوق کی حفاظت نہ کرے یقیناً پونچھ کے بہادر جانبازوں کی زندگی ختم کرنے والا ہوگا۔ اس جنگ کے بعد اگر کشمیر پر کوئی ایسی حکومت قابض ہوئی جو ڈوگرہ راج کے تسلسل کو جاری رکھنے والی ہوئی۔ یا جس میں آزاد مسلمانوں کا عنصر بڑی بھاری تعداد میں نہ ہوا۔ تو پونچھ میرپور اور ریاسی کا بہادر مسلمان ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا وہ کسی صورت میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ خدا کرے کہ یہ خبر غلط ہو۔ لیکن چونکہ پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے اس کے خلاف کوئی اعلان نہیں ہوا۔ اس لئے ہمیں شبہ ہے کہ یہ خبر اگر ساری نہیں تو کچھ حصہ اس کا ضرور سچا ہے۔ پاکستان گورنمنٹ نے بار بار اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کشمیر کی آزادی کی جدوجہد میں حصہ نہیں لے رہی۔ اور اگر یہ بات درست ہے۔ تو پاکستان گورنمنٹ کو آزاد کشمیر تحریک کے راستہ میں روڑے اٹکانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ پاکستان کی ہمدرد یاں آزاد ملکوں میں ہمیشہ ایسے عالک کے حق میں جاتی ہیں۔ جن کا یہ کہ ان کا کوئی تعلق ہوتا ہے۔ انگلستان اور ریاستہائے امریکہ فرانس جرمنی اور دوسرے سابق وجود اس کے کہ ان کی حکومتیں بعض جگہوں پر ان کی مدد کرنے والے نہیں ہوئیں۔ وہ جنگ کرنے والے ملک کی مدد کرتی رہیں۔ اگر پاکستان کی آبادی بھی اسی طرح کشمیر کی تحریک آزادی میں حصہ لینے والوں کی مدد کرے۔ تو وہ اپنے جائز حقوق سے کام لیتی ہے۔ اور اسے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ کشمیر کا پاکستان کے ساتھ ملنا یا کلی طور پر آزاد ہونا لیکن پاکستان کے ساتھ اس کے دوستانہ تعلقات کا ہونا پاکستان کی زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر پاکستان ہرگز زندہ نہیں رہ سکتا۔ پس کوئی ایسی تجویز جو اس کے خلاف ہو۔ وہ ہرگز پاکستان کے لئے قابل قبول نہیں ہونی چاہیئے۔ پٹھانوں کو جو کشمیر کے معاملہ میں گہری دلچسپی ہے۔ اس کے ثبوت کے طور پر کرنل شاہ پسند صاحب کا وہ خط پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو الفضل کے ہفتہ کے ایڈیشن میں شائع ہو چکا ہے۔ کرنل شاہ پسند صاحب اس میں لکھتے ہیں۔ کہ ان کو اور دوسرے پٹھانوں کو کشمیر کے معاملہ میں اتنی دلچسپی اور اتنا فخر کا تعلق ہے۔ کہ وہ اور ان کی قوم ان مظالم کو کسی صورت میں بھی بھولنے کے لئے تیار نہیں۔ جو ڈوگرہ راج کیطرف سے مسلمانوں پر کئے گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نہیں جانتے کہ اس جنگ میں ہمیں فتح ہوگی یا شکست لیکن ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ چاہے سال دو سال یا تین سال لگ جائیں۔ ہم کشمیر کی تحریک آزادی کی امداد کو ترک نہیں کریں گے۔ انہوں نے اس راز کو بھی افشا کیا ہے کہ دو سال پہلے خود ان کو بھی بیس ہزار روپے کی ایک پیشکش کی گئی تھی۔ جس کو انہوں نے ٹھکرا دیا اور یہ کہ فقیر ایپی صاحب نے بھی ان کو کانگرس کے حق میں کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور قائداعظم مسٹر جناح کے خلاف اکسایا تھا۔ کہ وہ ایک شیعہ ہیں اور تم ایک شیعہ کی اتباع کیوں کرتے ہو۔ کرنل شاہ پسند صاحب ایک مشہور فوجی جرنیل ہیں۔ اور ان کا یہ خط ایک بہادر جرنیل کے خیالات کا آئینہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ ان کے دلی جذبات کا اظہار ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی بناوٹ اور تکلف نہیں ہے۔ کرنل شاہ پسند نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوؤں اور آزادیوں کے خیالات بھی ایسے ہی ہونگے۔ یہ لوگ ہماری سرحد کے محافظ ہیں اور ان کے جذبات کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ پٹھانوں کی جائیں جسطرح بمبئی اور جالندھر اور لدھیانہ میں لی گئی ہیں اور ہندوستان کے بعض اور مقامات میں جس طرح ان کے خون کے ساتھ ہولی کھیلی گئی ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے پٹھان کبھی بھی تسلی نہیں پا سکتے۔ کہ اس قسم کے ظالم لوگ ان کی سرحد پر آ بسیں۔ اور ان کے معاملات میں دخل اندازی کرتے رہیں۔ پس کسی قسم کی صلح کی گفتگو سے پہلے پٹھان قبائل کے رائے لینا نہایت ضروری ہے۔ پٹھان قبائل کچھ تو آزاد ہیں اور کچھ نیم آزاد اور ان کا تعلق پاکستان سے ایک رنگ میں اتحادی کا تعلق ہے۔ دنیا کی حکومتیں کبھی بھی اپنے اتحادیوں سے رائے لئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا کرتیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں۔ تو پھر اتحاد بے معنی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے نیک نتائج کی پیدا ہونا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح گو کشمیر کی آزاد تحریک کو ابھی تک پاکستان نے تسلیم نہیں کیا۔ لیکن اس سے مشورہ لینا بین الاقوامی قانون کے خلاف نہیں۔ حال ہی میں سپین کی لیبی حکومت جس کے پاس سپین کے ملک کا ایک انچ بھی نہیں ہے۔ اسکے ایک وزیر کو حکومت برطانیہ کے بعض عہدہ داروں نے بلایا۔ اور اس سے مشورہ لیا۔ سپین کی گورنمنٹ نے اس پر احتجاج بھی کیا۔ لیکن حکومت برطانیہ نے اس کی پروا نہیں کی۔ اس سے پہلے اسی آزاد حکومت سے فرانس کے وزراء مشورے کر چکے ہیں۔ پس گو کشمیر کی آزاد حکومت پاکستان کے نزدیک ابھی تسلیم شدہ حکومت نہیں۔ لیکن سیاسی لحاظ سے مقابل ان سے غیر آئینی گفتگو کرنا پاکستان کے لئے منع نہیں۔ اور کشمیر کے متعلق کسی فیصلہ سے پہلے ان لوگوں کے خیالات کا معلوم کرنا نہایت ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو کشمیر کی آبادی کا وہ حصہ جو شیخ عبداللہ کے ساتھ ہے۔ وہ تو پہلے ہی پاکستان کا مخالف ہے۔ اس غلطی کی وجہ سے وہ حصہ بھی مخالف ہو جائے گا جو اس وقت پاکستان کے حق میں ہے اور پاکستان کی سرحد نہ صرف حکومت کے تعلقات کے لحاظ سے بلکہ رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے بھی غیر محفوظ ہو جائے گی۔ ہم پھر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس وقت تک جو خبریں ہیں وہ غیر سرکاری ہیں ممکن ہے وہ جھوٹی ہوں۔ اور خدا کرے وہ جھوٹی ہوں۔ لیکن چونکہ یہ خطرہ ہے۔ کہ ان کے اندر کوئی سچائی بھی پائی جاتی ہو۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم وقت سے پہلے حکومت اور پبلک کو ان کے خطرناک پہلو کیطرف توجہ دلا دیں۔ بڑے سمجھدار بعض دفعہ غلطیاں کر جاتے ہیں۔ اور حکومت کے وزراء کا اندرونی اور بیرونی حالات سے واقف ہونا اس بات کی ضمانت نہیں ہوتا کہ وہ کبھی غلطی نہیں کریں گے۔ جمہوری حکومتوں میں اخبارات کا یہ حق سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ حکومت کو اس کے خرائض کی طرف توجہ دلائیں۔ کبھی اخبارات حق پر ہوتے ہیں۔ اور کبھی حکومت حق پر ہوتی ہے۔ ان دونوں کی آزادانہ رائے ایک دوسرے کی رائے کی اصلاح کر کے ملک کی بہتری کا موجب ہوتی رہتی ہے۔ پس ہم اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ہمارے مخلصانہ خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی ایسی غلطی نہیں کرے گی جو آئندہ پاکستان کے لئے نقصان کا موجب ہو جائے۔ اور جس کی وجہ سے کشمیر اور صوبہ سرحد کے مسلمانوں سے اس کے تعلقات بگڑ جائیں۔ پاکستان اس سے پہلے کشمیر کے متعلق یہ تجویز پیش کر چکا ہے۔ کہ ہندوستان پونین کی فوجیں وہاں سے واپس بلا لی جائیں۔ اور ادھر پاکستان اپنا اثر اور رسوخ استعمال کر کے افغان قبائل کو وہاں سے واپس لوٹنے پر مجبور کرے۔ اس کے بعد ایک آزاد ماحول کے ماتحت پاکستان کشمیر اور جموں کے لوگوں سے رائے لی جائے۔ پھر جس طرف ان کی اکثریت ہو۔ اس کے مطابق کشمیر کی حکومت کا فیصلہ کیا جائے۔ یہ تجویز بالکل معقول اور انصاف کے مطابق اور دور اندیشانہ تھی۔ اگر یہی تجویز اس وقت پاس ہو جاتی ہے۔ تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ بشرطیکہ ایک اور امر کا بھی اس میں خیال رکھا جائے اور وہ یہ ہے کہ جموں اور کشمیر میں بسنے والی قوم ایک نہیں۔ جموں اور کشمیر کی قومیں اس طرح مختلف مذہب اور مختلف نسل رکھتی ہیں جس طرح کہ ہندوستان کی قومیں۔ جموں کا ڈوگرہ الگ نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور الگ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ جموں کا مسلمان الگ نسل اور الگ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ریاسی اور میرپور کا مسلمان بالکل الگ قوم اور نسل کا ہے۔ مگر ایک حد تک پونچھ کے لوگوں سے اس کا تعلق ہے۔ پونچھ میرپور اور ریاسی کے مسلمانوں کو ایک گروپ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں کی رشتہ داریاں راولپنڈی۔ جہلم اور گجرات کے ساتھ ہیں کشمیر کے مسلمان بالکل علیحدہ ہیں۔ ان کی زبان اور ہے اور ان کی قوم اور ہے۔ اور ضلع مظفر آباد کے لوگ بالکل الگ قوم کے ہیں۔ وہ ہزارہ کے لوگوں سے رشتہ داری رکھتے ہیں اور سوائی قوم سے ان کے تعلقات ہیں۔ اس لئے وہ پٹھانوں کیطرف زیادہ مائل ہیں۔ بہ نسبت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پونچھیوں اور کشمیریوں کے۔ بارہ مولا کے اوپر کے علاقے پہاڑی ہیں۔ اور گلگت تک ان علاقوں کی بسنے والی قومیں ایک طرف تو چینی نسل کے اثرات کے نیچے ہیں۔ تو دوسری طرف افغانی نسل کے اثرات کے نیچے ہیں۔ بہرحال یہ قومیں مخلوط ہیں۔ مگر کسی صورت میں بھی ڈوگروں یا کشمیریوں کے ساتھ ان کا واسطہ نہیں۔ یہ پانچ علاقے ہیں۔ اگر ہندوستان کی حکومت کا فیصلہ کرنے سے پہلے سندھ پنجاب اور نارتھ ویسٹرن پراونس کی رائے کو ہندوستان کے دوسرے لوگوں کی رائے سے علیحدہ رکھنے کی اہمیت تسلیم کی گئی تھی۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان لوگوں کی رائے بھی علیحدہ نہ لی جائے۔ پس ہمارے نزدیک میرپور بھمبر پلندری، راجوری، باغ اور پونچھ کی رائے شماری الگ ہونی چاہیئے اور بالغ افراد کے حق رائے شماری پر اس کی بنیاد ہونی چاہیئے۔ اسی طرح ضلع جموں اور ضلع کٹھوعہ کی رائے شماری الگ ہونی چاہیئے۔ ضلع مظفر آباد کی الگ ہونی چاہیئے۔ اور کشمیر ویلی کی الگ ہونی چاہیئے۔ اور بارہ مولا کے اوپر کی پہاڑیوں کے باشندوں کی جو گلگت اور تبت تک چلے جاتے ہیں الگ رائے شماری ہونی چاہیئے۔ اگر کسی ملک کے تمام باشندوں کی اکٹھی رائے شماری ہی قانون ہے۔ تو ہندوستان میں ہندوؤں کی رائے مسلمانوں سے زیادہ تھی تو پھر پاکستان کے علیحدہ کرنے کا حق کس طرح پیدا ہوا۔ اگر پاکستان کو علیحدہ کرنے کا حق جائز حق تھا۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جموں اور ریاست کشمیر کے اندر بسنے والے پانچ علاقوں کا الگ الگ حق نہ سمجھا جائے۔ یہ لوگ رائے دینے کے بعد پھر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ آیا وہ اکٹھے رہنا چاہتے ہیں یا الگ الگ حکومتیں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ حالات کے لحاظ سے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یقیناً پونچھ بھمبر اور میرپور پاکستان میں شامل ہو جائیں گے اسی طرح مظفر آباد بھی پاکستان کے حق میں ووٹ دے گا۔ اور بارہ مولا سے اوپر کے پہاڑی لوگ جن کی سرحد روس اور چین کی سرحد سے ملتی ہے۔ وہ بھی یقیناً پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے۔ ان علاقوں کا بدھ یا ہندو ... کے ساتھ ہے اور ڈوگروں کے ساتھ نہیں۔ ریاست کی لمبے عرصہ سے وہاں کی تمام تجارت سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ اور ان کی لوٹ مار انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ نہایت سستی قیمتوں پر چیزیں خریدی جاتی ہیں۔ اور بہت گنے زیادہ قیمت پر لا کر کشمیر اور پنجاب میں بیچی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ تجارت وہاں کے باشندوں کا حق ہے۔ جو بدھ اور مسلمان ہیں۔ مگر حکومت کی مشینری ان

لوگوں کو آگے نہیں آنے دیتی۔ کوئی وجہ نہیں کہ ان لوگوں کو جبکہ وہ نسلی اور لسانی طور پر باقی کشمیر کے لوگوں سے الگ ہیں۔ آزادانہ طور پر رائے دینے کا حق نہ دیا جائے۔ اور اگر ان کے ملک کی رائے دوسرے صوبوں سے الگ فیصلہ کرے۔ تو ان کو علیحدگی کا حق نہ دیا جائے۔ پاکستان نے جو حق اپنے لئے مانگا تھا کوئی وجہ نہیں کہ وہی حق گلگت۔ مظفر آباد، کشمیر اور پونچھ، میرپور اور ریاسی کو نہ دیا جائے۔ اور ان کے اس حق کی تائید میں پاکستان کی گورنمنٹ اور پاکستان کی رعایا آواز نہ اٹھائے۔ ہم کشمیر کے متعلق مشکوک ہیں کہ آیا کشمیر ویلی کے لوگ اس وقت پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے یا نہیں دیں گے۔ کیونکہ کشمیر کے نائب وزیر شیخ عبداللہ نے اپنے چند دنوں کے اقتدار میں بہت سے قومی لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور بہت سے قومی لیڈر چھپے پھرتے ہیں۔ جب تک کشمیر ویلی آزادی کے بعد دو تین مہینے غیر جانبدار افسروں کے ماتحت نہ رہے۔ اس کے باشندوں کی رائے آزادانہ رائے نہیں کہلا سکتی۔ پس انصاف کے مطابق فیصلہ جس کی تائید پاکستان حکومت اور پاکستان کی رعایا کو کرنی چاہیئے یہی ہے کہ (۱) پہلے تو جموں اور کشمیر سے ہندوستانی فوج کو واپس بلایا جائے۔ (۲) افغان اور دوسرے لوگ جو کشمیر کے باہر ہیں۔ ان کو بھی واپس کیا جائے۔ اس کے بعد ایک غیر جانبدار حکومت قائم کی جائے۔ اور یونان کے بادشاہ کی طرح جموں کے راجہ کو مجبور کیا جائے۔ کہ جب تک ملک کے بالغوں کی رائے شماری کے بعد جموں اور کشمیر سٹیٹ کی آئندہ ساخت کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ اور وہ فیصلہ اس کے حق میں نہ ہو۔ اس وقت تک مہاراجہ جموں اور کشمیر سے باہر رہیں۔ جموں اور کشمیر سٹیٹ یونان سے زیادہ آزاد نہیں۔ اگر یونان کے بادشاہ پر امریکہ اور انگلستان یہ زور ڈال سکتے تھے۔ کہ تا فیصلہ وہ یونان سے باہر رہے۔ تو کشمیر کے مہاراجہ سے یہ شرط کیوں نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ جموں اور کشمیر کے لوگوں کے فیصلہ تک کشمیر سے باہر رہے۔ اور اس وقت تک ایک غیر جانبدار حکومت جموں اور کشمیر میں قائم کی جائے (۳) گذشتہ ایک سال کے اندر جتنے سکھ اور ہندو جموں اور کشمیر میں باہر سے آکر بسے ہیں۔ ان سب کو وہاں سے رخصت کر دیا جائے۔ (۴) وہ تمام کشمیری، مظفر آباد کے پونچھی اور جموں کے مذہب کے مسلمان جو سٹیٹ پچھلے بارہ مہینے کے عرصہ میں جموں اور کشمیر

سے چلے گئے ہیں۔ ان کو دوبارہ لا کر آباد کیا جائے۔ (۵) اس کے بعد ایک آزاد کمیشن کی نگرانی میں ان پانچوں حلقوں سے جو مذہبی اور نسلی اختلاف رکھتے ہیں۔ الگ الگ رائے شماری کی جائے۔ جو جو علاقہ پاکستان میں ملنے کا فیصلہ دے۔ یا آزاد ہونے کا فیصلہ دے۔ اسے پاکستان میں ملنے کی اجازت دی جائے۔ یا آزاد ہونے کی اجازت دی جائے۔ اور جو علاقہ ہندوستان سے ملنے کا فیصلہ کرے۔ اس کو ہندوستان سے ملنے کی اجازت دی جائے۔ یہی ایک جائز اور منصفانہ طریق فیصلہ کا ہے۔ چونکہ صحیح آزاد رائے شماری اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ نئے آئے ہوئے آدمیوں کو کشمیر سے نکالا نہ جائے۔ اور پرانے بھاگے ہوئے لوگوں کو واپس لا کر بسایا نہ جائے اس لئے لازماً مردم شماری سے پہلے پانچ چھ مہینے کا وقفہ دینا ضروری ہوگا۔ اور یہ پانچ چھ مہینے کا وقفہ اگر کسی غیر جانبدار حکومت کے ماتحت نہ دیا گیا تو یہ کام کبھی بھی صحیح طور پر تکمیل تک نہ پہنچے گا۔ پس نہ صرف یہ ضروری ہے۔ کہ آزاد رائے شماری ایک آزاد کمیشن کے ماتحت ہو۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ایک غیر جانبدار حکومت فوراً کشمیر میں قائم کر دی جائے۔ جو چھ مہینے کے عرصہ میں تمام نئے آئے ہوئے لوگوں کو کشمیر اور جموں سے نکال دے۔ اور پرانے باشندوں میں سے بھاگے ہوئے لوگوں کو واپس بلا کر اپنے اپنے علاقوں میں بسائے تب اور صرف تب آزاد رائے شماری ملک کی حقیقی رائے کا آئینہ ہوگی۔ بلکہ ہمارے نزدیک یہ بھی ضروری ہونا چاہیئے۔ کہ قریب میں جو مردم شماری ہو چکی ہے۔ اس کے مطابق مسلمانوں اور ہندوؤں کو حق دیا جائے۔ کیونکہ وہ لاکھوں مسلمان جو جموں میں مار دیا گیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی مردم شماری کو اور بھی کم کر

دیا ہے۔ اگر کسی قوم کے افراد کو مار کر رائے شماری لینا۔ انصاف کا طریقہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر مسلمانوں کو بھی موقع دیا جائے۔ کہ وہ بھی دو تین مہینہ کے عرصہ میں جموں سے ہندوؤں کا خاتمہ کر لیں۔ تو اس کے بعد رائے شماری کی جائے مصنوعی حالات کے ماتحت مردم شماری ہرگز جائز اور درست نہیں ہو سکتی۔ پس اگر آٹھ لاکھ مسلمانوں میں سے آج ایک لاکھ رہ گیا ہے۔ تو یہ نہیں سمجھا جائیگا۔ کہ جموں کے دس لاکھ ہندوؤں کے مقابلہ میں ایک لاکھ مسلمان ہے۔ بلکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اگر گذشتہ مردم شماری میں جموں صوبہ میں دس لاکھ ہندو تھا۔ اور آٹھ لاکھ مسلمان تھا۔ تو سات لاکھ مسلمانوں کے مار دینے کی وجہ سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب گیارہ افراد میں سے دس ہندو ہیں۔ بلکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ قاتلوں کو ان کے جرم کی سزا ملے۔ اور مظلوموں کو ان کی مظلومیت کی۔ یہ کوئی انصاف نہیں۔ کہ پہلے ایک قوم کو قتل کر دیا جائے۔ پھر اس کو اقلیت والے حقوق دے دئے جائیں۔ پس چاہیئے تو یہ کہ ظالم قوم کو خواہ وہ اکثریت میں ہے اقلیت میں تبدیل کر دیا جائے۔ مگر کم سے کم یہ تو ہو۔ کہ جو بھی مسلمان بچے ہیں۔ ان کو اتنی آراء کا حق دیا جائے۔ جتنی آراء کا حق گذشتہ مردم شماری کے مطابق مسلمانوں کو حاصل تھا۔ اور مرنے والوں کے ووٹ بھی مسلم اکثریت کے حق میں سمجھے جائیں کیونکہ یہ تو صاف اور سیدھی بات ہے۔ کہ وہی مسلمان قتل کئے گئے ہونگے۔ جو ڈوگروں کے خلاف رائے رکھتے ہوں گے۔ پس ہر مسلمان جو مارا گیا یہ سمجھا جانا چاہیئے۔ کہ اس کی رائے یقیناً ڈوگرہ راج کے خلاف تھی۔ ورنہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مسلمان جس کی رائے ڈوگرہ راج کے مطابق تھی۔ اس کو ڈوگروں نے مار دیا ہو۔

تفصیلی زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے

اعلان

تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے جو وعدے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۷ء تک پورے ہو جائیں گے وہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء کی آخری میعاد کے اندر شمار کئے جائیں گے۔ احباب پوری توجہ سے پہلے ہفتہ میں ادائیگی کی کوشش فرمائیں۔ وکیل المال تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بہادر احمدی خاتون کے جذبات

ایک قابل تقلید عزم

بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

یا حضرت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج اخبار الفضل مورخہ گیارہ اکتوبر موصول ہوا۔ قادیان کی خونریز جنگ پڑھ کر دل روتا ہے۔ لیکن ہماری زندگی کس کام کی۔ زندگی تو ان شہداء کی ہے جنہوں نے بہادری سے اپنے اموال کی حفاظت میں اپنی جانیں نثار کر دیں۔ لیکن درحقیقت وہ غیر فانی ہیں۔

یا حضرت دل اس قدر بے چین ہے۔ کہ بتا نہیں سکتی۔ میرے بچے چھوٹے ہیں۔ وہ اس وقت اپنے سلسلہ کی کوئی خدمت سپرد نہیں کر سکتے۔ اور میں اس نااہلی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ کہ اس وقت میرا بھی جوان بیٹا یا بھائی ہوتا۔ تو خدمت کے اس موقعہ میں پیش پیش ہوتا۔

لیکن میں ان سب کے بجائے اپنا آپ پیش کرتی ہوں۔ اور حاضر ہوں۔ کہ جس وقت بھی آپ جو کام بھی سپرد کریں۔ میں کروں۔ چاہے وہ کسی قسم کا ہو۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جماعت کی عورتوں کی خدمات بھی اس وقت مردوں سے ہوں گی۔ میں برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ میں پردہ و دری کے پیچھے رہوں۔

میری صحت اس وقت بالکل درست ہے۔ بقدر ضرورت لکھنا پڑھنا جانتی ہوں۔

پہلی طبی مدد کے ماتحت پٹی وغیرہ کرنا۔ انجکشن لگانا۔ اور دوسرے چھوٹے موٹے کام کر سکتی ہوں۔ لیکن میں ہر ایک کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جس رنگ میں میری خدمت کی ضرورت ہو۔ براہ مہربانی فوراً حکم دیں۔ میں بے تاب ہوں۔ میرے اگرچہ بچے چھوٹے ہیں۔ تو انکی بجائے میں موجود ہوں۔

عذا بھارے حال پر رحم فرمائے۔ اور ہم کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے آمین۔ میں آپ کی طرف سے جواب کی بے تابی سے منتظر ہوں۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

میٹرک پاس واقفین توجہ کریں

مندرجہ ذیل میٹرک پاس واقفین بہت جلد انسٹرکٹر لیہ کے لئے لاہور دفتر تحریک جدید میں پہنچ جائیں۔

۱۔ شیخ محمد انور صاحب ولد شیخ محمد خورشید صاحب (دار الفضل قادیان)
۲۔ شمس الدین صاحب ولد ماسٹر فضل الٰہی صاحب (دار الفضل قادیان)
۳۔ مظہر علی صاحب ولد احتیاج علی صاحب زبیری (دار الرحمت ")
۴۔ محمد اسحٰق صاحب ولد فضل کریم صاحب (دار الفضل ")
۵۔ بشیر الدین احمد صاحب ولد مولوی چراغ دین صاحب۔ (دار الرحمت ")
۶۔ سید محمد احمد شاہ صاحب ولد سید طفیل محمد شاہ صاحب (دار الفتوح ")
۷۔ محمد صادق صاحب ولد میاں پیر محمد صاحب۔ (دار الرحمت ")
۸۔ صادق محمد صاحب ولد مولوی صالح محمد صاحب واقف زندگی۔
۹۔ شریف احمد صاحب ولد میاں غلام محمد صاحب ساکن کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ حبیبیہ بلڈنگ جوڑا مل روڈ۔ لاہور)

نہایت ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ منٹگمری میں منتقل ہو رہا ہے۔ جو اساتذہ کرام و طلبہ لاہور میں موجود تھے انہیں اطلاع کر دی گئی ہے۔ جو ابھی تک حاضر نہیں ہوئے۔ ان کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد منٹگمری پہنچ جاویں۔ مورخہ ۴ دسمبر بروز جمعرات نو بجے صبح باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی ان شاء اللہ۔ غیر حاضری کی سزا انتظامیہ علیا کے فیصلہ کے مطابق دی جائیگی۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

حفاظت مرکز کے لئے آنیوالوں کیلئے اطلاع

تمام احمدی امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کا اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تا اطلاع ثانی وہ کسی دوست کو حفاظت مرکز کے سلسلہ میں روانہ نہ کریں۔ (ناظر آبادی)

درخواست دعا

برادرم مستری عبد الحکیم صاحب گنج منڈی پورہ لاہور کا چھوٹا لڑکا محمد لطیف بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ (نور رشید احمد مجاہد سیالکوٹی)

سکھوں میں بھی نیک دل لوگ ہیں

ہم ذیل میں ایک حلفاً درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ ہر قوم میں نیک دل لوگ ہوتے ہیں جو شریر لوگوں کا ساتھ نہیں دیتے۔ اور اپنے فرض کو پہچانتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

خاکسار اباؤ احمد داد سے موضع امرگڑھ ضلع گورداسپور میں رہائش پذیر تھا۔ یہ گاؤں سرداران بھاگووالہ کی ملکیت ہے۔ سردار صاحبان کا کاروبار خاکسار کے سپرد تھا۔ اذراہ کرم نو گھماؤں اراضی خاکسار کے والد صاحب کو بطور عطیہ دی ہوئی تھی بلکہ رئیسہ بی بی صاحبہ تو جو بن کور بھاگووالہ جو عرصہ تین سال سے بیوہ ہو گئی ہوئی تھی۔ اُس کا کاروبار اراضی بھی خاکسار کے سپرد تھا۔ جب گاؤں اور گردونواح میں سخت گڑبڑ شروع ہوئی۔ سردار بکرماجیت سنگھ صاحب وغیرہ اکالی خاکسار کے پاس امرگڑھ تشریف لائے انہوں نے فرمایا۔ یہاں پناہ گزینوں کی گڑبڑ بہت ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تمہارا نقصان جان ہو جائے۔ بھاگووالہ ہمارے پاس چلے چلو۔ خاکسار تیار ہو گیا مسلمان جو موضع مذکور میں۔ ہم کس کے ترپ دہان تھے۔ میرے پاس آکر بہت رونے لگے۔ کہ اگر تم بھاگووالہ چلے گئے۔ تو ہم کل ہی یہاں مارے جائیں گے۔ اُن کے کہنے پر خاکسار ٹھہر گیا۔ سردار صاحبان کو اس بات سے آگاہ کر دیا۔ جب تین چار یوم گذرے اور گردونواح میں مسلمان مارے گئے۔ پھر سردار صاحب موصوفان نے سردار سکھبیل سنگھ صاحب سربراہ کمبرداری کیمپ اور سردار گربچن سنگھ صاحب رئیس جاگیردار بھاگووال کو میرے پاس روانہ کیا۔ جب خاکسار بھاگووالہ جانے کے لئے تیار ہوا۔ جو کہ امرگڑھ سے قریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر تھا۔ تمام کے تمام مسلمان روتے چلاتے میرے ساتھ تیار ہو گئے۔ ہم تمہارے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمیں خطرہ ہے۔ اُس زور آور راستہ میں بہت مشہور تھا۔ مسمی پیر محمد احمدی برادر حکیم اللہ دتہ صاحب شاہ پوری اس کو پیش وغیرہ کی بیماری تھی۔ راستہ میں یا خانہ بیٹھ گیا۔ وہاں رہ گیا۔ باقی قافلہ صحیح سلامت بھاگووال پہنچ گیا۔ تمام قافلہ کو دونوں وقت انتظام سردار صاحبان کرتے رہے۔ ۱۲ یوم تک بھاگووالہ مقیم رہے۔ کوئی قافلہ ان دنوں میں ڈیرہ بابا نانک صاحب کو نہیں جاتا تھا۔ سردار صاحبان اس بات پر بضد تھے۔ کہ تم ہمارے پاس رہو۔ عبادت خدا جس طرح تمہارا عقیدہ ہے۔ بے شک کرو۔ ہم نہیں روکتے۔ میرے بغیر مشورہ کے کوئی تقسیم اراضی وغیرہ نہیں کرتے تھے۔ خاکسار پر ان کو پورا پورا اعتبار تھا۔ لاچار دستہ بستہ عرض کی گئی۔ براہ مہربانی اجازت فرمائیں۔ خاکسار کا رہنا نہایت ہی مشکل ہے چنانچہ کپتان سردار سرچرن سنگھ صاحب رئیس بھاگووالہ و سردار ہربنس سنگھ اکالی و سردار رنجیت سنگھ صاحب پنشنر صاحب کو لاسکتان بھاگووالہ تشکیل بٹالہ ہم قوموں کو ٹانگوں پر سوار کر کے بھاگووالہ سے ڈیرہ بابا نانک صاحب پہنچے۔ وہاں سے کپتان صاحب موصوف نے ملٹری سے تمام افراد کا پاسپورٹ بنوا کر پل دریائے راوی سے آرام سے پاکستان پہنچا دیا۔ ہم ان صاحبان مذکور کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے ایسے نیک شخص منصف مزاج و سرور و سمندوستان میں موجود ہیں خداوند تعالیٰ صاحبان موصوف کو اس نیکی کا عوض بنی بارگاہ واہی سے بخشے آمین۔ (خاکسار فقیر محمد)

پتہ مطلوب ہے

حنیف بیگم زوجہ فضل الٰہی ولد رحمہ بخش صاحب سوداگر محلہ دارالبرکات قادیان جہاں ہوں اپنا پتہ دیویں۔

(خاکسار نذیر احمد بی۔ سی۔ اے ملازم کورٹ پنجاب ڈاکخانہ محمد پور ضلع رحیم یار خان)

غلام

رنگت روغن۔ وارنش وجملہ متعلقہ سامان مورخہ ۱۷ دسمبر بروز اتوار ۱۹۴۷ء بوقت ۱۰ بجے دن فیکٹری دی راوی پینٹ کلر اینڈ وارنش ورکس لمیٹڈ واقعہ ۱۰ بارہ دری روڈ شاہدرہ پر نیلام ہوگا۔ رنگ و روغن و وارنش وغیرہ کے تاجران وغیرہ ادائیگی مذکورہ پر پہنچ کر اپنی اپنی بولیاں دیں۔ بولی ختم ہونے پر بولی دہندہ کو ۲۵ فی صدی رقم اسی وقت ادا کرنی ہوگی۔ باقی رقم آرڈیننس دی لیکیویڈیشن جج صاحب بہادر ہائی کورٹ لاہور سے منظوری حاصل کرنے کے بعد۔ مال کی ڈیلیوری کے وقت ادا کرنی ہوگی۔ بصورت عدم منظوری رقم واپس کر دی جائے گی۔ اگر تاریخ منظوری عدالت عالیہ کے ایک ہفتہ تک اندر باقی رقوم ادا کر کے مال نہ اٹھائیں گے۔ تو ذمہ داری ضبط متصور ہوگی۔ مزید شرائط دفتر سے پتہ کریں

المشتہر: انٹرم ریسیور۔ ۲ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

دی راوی پینٹ کلر اینڈ وارنش ورکس لمیٹڈ

میں دھوکے میں آگیا

میں جب پہلے مہاتما گاندھی جی کی پرارتھنا کے بعد کی تقریروں میں یہ پڑھتا تھا۔ کہ جو مسلمان مشرقی پنجاب سے نہ نکلنا چاہیں۔ انہیں کوئی نکال نہیں سکتا۔ نہ یہ کہ ان کی حفاظت کی جائے گی مسلمان اپنے اپنے گھروں میں ڈٹے رہو اور وطن کو تم چھوڑو۔ تو میں نے اپنی بیوی کو جو اب تک شہر میں والدین سمیت مقیم تھی یہ لکھنا شروع کیا۔ کہ تم کو گھر سے نہ نکلنا اگر تم کو کوئی نکالنے آوے۔ تو اس کو یہ کہدینا کہ ہم تو نہیں نکلنا چاہتے۔ یہ اسی جگہ رہیں گے کیونکہ مہاتما گاندھی جی اور پنڈت نہرو صاحب کا یہی فرمان اور حکم ہے۔ مگر گزشتہ اکتوبر میں مجھے رشتک سے خطوط آنے لگے۔ کہ ضلع رشتک میں سخت کشت وخون ہو رہا ہے۔ سندھ وجاؤں نے ہزاروں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور جو زندہ رہنا چاہتے تھے۔ ان کو شدھ کر کے چوٹی رکھوا دی۔ اور جنیو پہنا دیا اسی قسم کے خطوط میں سے میں نے ایک خط قائد اعظم صاحب کو بھیجکر لکھا۔ کہ کیا آپ کچھ مدد کر سکتے ہیں۔ اور ایک عریضہ مہاتما گاندھی جی کی خدمت میں بھیجا۔ کہ میں نے محض آپکی تقریروں کی وجہ سے اپنے بال بچے رشتک میں رکھے ہوئے ہیں۔ اب وہاں یہ حال ہے۔ ان خطوط کا مجھے کوئی جواب نہ آیا۔ اب حال میں میری بیوی نے لکھا کہ آپ تو لکھتے ہیں۔ کہ گھر میں ڈٹے رہو۔ اور مت نکلو۔ مگر یہاں پولیس اور فوج ڈنڈے کے زور سے لوگوں کو گھروں سے بھگا رہی ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ اس کی اطلاع میں نے پھر مہاتما جی کو دی۔ اور لکھا۔ کہ اگر میرے بیوی بچوں کا نقصان ہوا۔ تو قیامت کے دن اللہ میاں کے دربار میں میں آپ کا دامن پکڑوں گا۔ اور فریاد کروں گا کہ انہوں نے مجھے دھوکے میں رکھا۔ اور میرے بیوی بچے ضائع ہوئے۔ آخر پتہ لگا۔ کہ رشتک شہر کے بارہ ہزار مسلمانوں کو ۶ نومبر کو پاکستان بھیجدیا گیا ہے۔ اگر مہاتما گاندھی جی اس قسم کی تقریریں نہ کرتے۔ تو میں اپنے بال بچوں کو نہایت آسانی سے رشتک سے نکال لاتا۔ نہ انہیں تکلیف ہوتی۔ اور نہ میرا مال اسباب ضائع ہوتا۔ رشتک میں جو کچھ تھا۔ وہ اس طرح ضائع ہوا۔ چونکہ میں احمدی ہوں قادیان میں جو کچھ میرا مکان اسباب زمین جائداد تھی۔ اس پر سکھوں نے قبضہ کر لیا ہوا ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور حکومت وقت کی فرمانبرداری کو جزو ایمان سمجھتی ہے۔ علاوہ ازیں بے مزہ اور بے شوہے مگر ان تکالیف اور مظالم کو دیکھتے ہوئے دل دکھتا ہے۔ اور بددعا نکلتی ہے۔ اس آزادی سے تو انگریز کی غلامی ہی اچھی تھی جس کے رعب میں ایک عورت اکیلی سونے کا زیور پہن کر پشاور سے بمبئی اور کلکتے تک سفر کرتی۔ تو کوئی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتا۔ مگر اب تو ریل میں لاشوں کے ڈھیر اور خون کے فوارے نظر آتے ہیں بلکہ سفر کرنا ہی خطرناک ہو گیا ہے۔ کیا پنڈت نہرو یا مہاتما گاندھی جی اس پر غور فرمائیں گے۔

(عزیزہ سید غلام حسین وٹرنیری آفیسر ریاست بھوپال)

پتہ وخیریت ہائے مطلوبہ ہیں

(۱) میرا نضال کا حسین کا نام محمد اسمٰعیل ہے۔ عمر تقریباً ۲۴ سال۔ ولد ماجد الٰہی عمر تقریباً ۴۵ سال ساکن ایس۔ ایم۔ اکبر۔ شو سٹور نمبر ۲۲ ہرم تلہ سٹریٹ۔ کلکتہ۔

(۲) محمد شان خان احمدی موضع اسرانہ خورد ضلع ہوشیارپور والے جس جگہ بھی ہوں اپنی خیریت سے مطلع کریں۔ (عبد السلام واقف زندگی بشیر آباد سٹیٹ حیدر آباد سندھ کو اطلاع دیں)

(۳) عبد المجید صاحب گھڑی ساز۔ اہلیہ مستری عبد العزیز صاحب مرحوم جہاں بھی ہوں مجھے فوراً اپنی خیریت سے مطلع کریں۔ اگر شان احمد صاحب ریلوے گھڑی ساز راولپنڈی یہ سطور پڑھیں۔ تو علاوہ صحیح پتہ سے اطلاع دیں۔ (ابو محمد حمید احمد معرفت حمید الدین ایم اے ایم ایف ۱۰۱ کمبائنڈ بی۔ ای۔ ایم ای ریلوے کشمیر)

(۴) نورالدین ولد عبد السبحان متوطن نگروٹہ۔ ضلع کانگڑہ۔ جو نورپور میں موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی میں بطور موٹر چکر ملازم تھا۔ دو ماہ سے زائد عرصہ ہوا اہل و عیال پناہ گزین ہو کر دسمبر سالہ سے لاہور پہنچا تھا اس کی خوشدامن امیر بیگم بیوہ فیروز الدین ٹیلر ماسٹر (جو دسمبر سالہ میں مارا گیا تھا) میو ہسپتال لاہور میں قریباً دو ماہ زیر علاج رہی۔ اب میرے پاس مقیم ہے۔ اور اپنی بیٹی کے لئے بے تاب ہے۔ نورالدین مذکور یا اس کا کوئی عزیز ان سطور کو پڑھ۔ تو ذیل کے پتہ پر اپنی اطلاع دے۔ تاکہ موصوفہ کو پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ (محمد احمد جلیلی۔ جیونت بلڈنگ۔ جودھامل روڈ لاہور) ۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

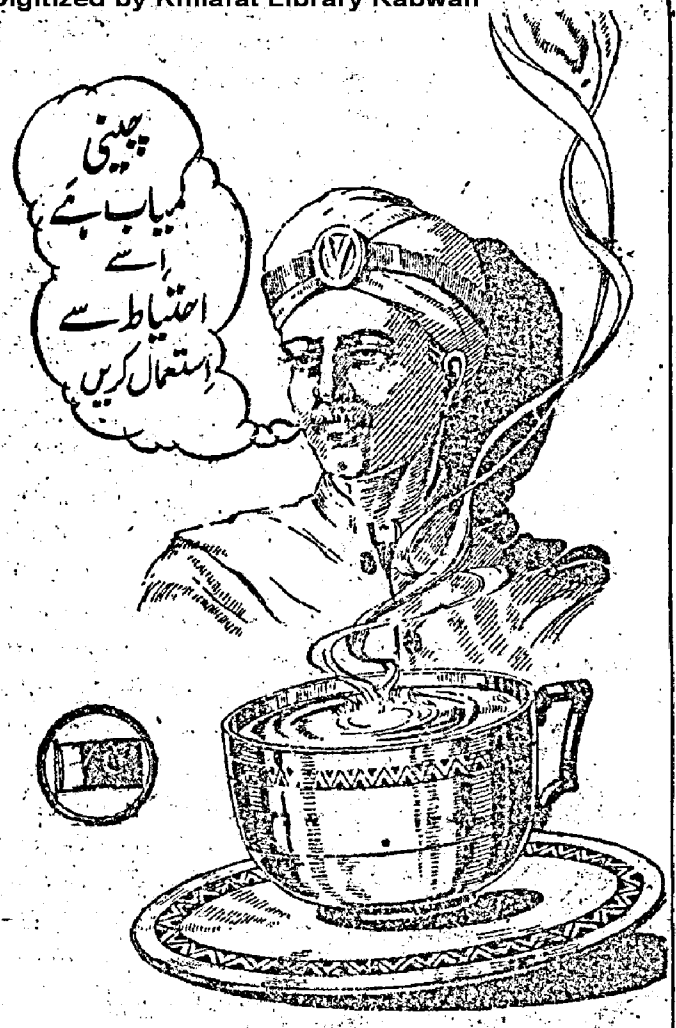

جلدی کریں۔ محکمہ سول سپلائیز (مغربی پنجاب)
20ء

کہاں ہیں؟

قادیان سے لڑکوں میں میرا بالی بچہ مہر الدین کارکن نصرت گرلز ہائی سکول کے ہمراہ لاہور آیا تھا۔ اور میں قافلے کے ساتھ پیدل لاہور پہنچا ہوں۔ میں قریباً ایک ماہ سے ان کی تلاش میں پھر رہا ہوں۔ بہت پریشان ہوں۔ خدا کے لئے کوئی صاحب یا اگر مہر الدین صاحب یا حکیم نیاز محمد صاحب کو کوئی علم ہو۔ تو مجھے پتہ بتائیں۔ اب میں اُن کی تلاش میں پھر پھر کر بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ پتہ جاننے والے اصحاب اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں گے۔ بچوں کی جدائی اور غربت سے بہت بے چین ہوں (پتہ مرسلہ گیانی واحد حسین مبلغ جماعت احمدیہ تلونڈی راہوالی ضلع گجرانوالہ شیر محمد کوٹ

(۲) زوجہ مسمار بیگم موضع کاواں ضلع گورداسپور (۲) بشیر و بیگم دختر (۳) نظیر احمد (۴) مہنگا۔

(۵) مسمات مہر الدین (ولد نواں رحمانی) ۹ قادر بخش و شیر محمد حال مقیم چک ۱۹۲ بقام اوجلے۔ تحصیل و ضلع لائلپور

(۳) بیگم حسین شاہ ولد ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ چک ۶/۱۱ ضلع منٹگمری کی خیریت مطلوب ہے۔ وہ خود یا ان کے واقف حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (سید محمد عالم ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس ڈبو کرٹ شہر زاہو لپنڈی مکان ۲۳۲/۲

(۴) قمر الدین صاحب وزیر شمس دلحق صاحب جہاں کہیں بھی پٹیالہ سے پہنچے ہوں۔ اپنی خیریت سے مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں۔ امۃ الحفیظ کوک دفتر لجنہ مبلغ ہدایوی سراج الحق صاحب میر جماعت احمدیہ پٹیالہ۔

۵۔ "عزیزہ انشخش احمدی نمبر ۱۶۴۱ مجیٹھہ ہاؤس فرنٹ ریلوے سٹیشن لاہور پولیس لائن قلعہ سنگھ لاہور آمدہ ضلع امرت سر تا حال لاپتہ ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ یا کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھ کر مشکور فرمائیں۔ (والد انشخش احمدی مسمات ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مدرس لوئر سکول مومن پورہ اسٹریٹ ۱۲ اکھنانہ خاص امرتسر شہر لاہور)

مشرقی بنگال کی طرف سے کشمیر کی آزاد حکومت کی مالی اعانت

اچھوت طلبا کے لئے خاص مراعات

کراچی ۲۹ نومبر۔ آج آل پاکستان تعلیمی کانفرنس کی مقرر کردہ اچھوت اور پسماندہ اقوام کی کمیٹی نے ایک اچھوت سکالرشپ بورڈ کے قیام کا فیصلہ کیا۔ یہ کمیٹی آنریبل مسٹر این منڈل منسٹر آف لا اینڈ لیبر حکومت پاکستان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ پاکستان کے تمام صوبائی ڈائرکٹران آف پبلک انسٹرکشن نے بھی شمولیت فرمائی۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ پاکستان میں تعلیم گاہیں ہر مذہب و ملت کے طلبا کے لئے کھلی ہیں۔ لیکن اچھوتوں اور پسماندہ اقوام کے طلبا کو بوجہ ان کی غربت کے کھلے دل سے معافی فیس اور قابل طالب علموں کو وظائف کی سہولتیں دینا ضروری ہیں۔ تاکہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ کمیٹی نے پاکستان کے منظور شدہ سکولوں میں تعلیم پانیوالے اچھوت طلبا کیلئے وظائف وغیرہ کے متعلق آئین بنانے کیلئے ایک بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا ہے (ا۔پ)

نواب زین یار جنگ بہادر نے استعفیٰ دیدیا

حیدرآباد ۲۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب زین یار جنگ بہادر ڈپٹی وزیر اعظم و وزیر رفاہ عام و سول سپلائی نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے خرابئ صحت کی بنا پر استعفیٰ دیا ہے۔ مگر سیاسی حلقوں میں اس کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ کیونکہ گذشتہ دو سال کے عرصہ کے اندر ریاست کی وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر یکے بعد دیگرے چار اشخاص آ چکے ہیں۔ (ا۔پ)

سید علی ظہیر نے اپنا سفارتنامہ پیش کر دیا

طہران ۲۹ نومبر۔ طہران ریڈیو نے اطلاع دی ہے۔ کہ کل انڈین یونین کے سفیر سید علی ظہیر نے ایک خاص ملاقات کے دوران میں حکومت ایران کے وزیر خارجہ کی خدمت میں اپنا سفارتنامہ پیش کیا۔ اور دونوں حکومتوں کے مابین باہم دوستانہ تعلقات کے استوار رہنے پر زور دیا (ا۔پ)

کشمیر مسلم کانفرنس مشرقی پاکستان کی طرف سے حکومت آزاد کشمیر کی مالی اعانت

سلہٹ ۲۹ نومبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس مشرقی پاکستان کے زیر اہتمام ایک بہت بڑا پبلک جلسہ مولانا محمد صدیق خاں کی صدارت میں منعقد ہوا۔ باتفاق رائے ایک قرارداد پاس ہوئی جسمیں انڈین یونین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کشمیر سے اپنی فوجیں واپس بلا لے نیز مہاراجہ کشمیر کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف جو اس کا رویہ ہے۔ اس کے خطرناک نتائج کا وہ خود ذمہ دار ہوگا نیز کشمیر مسلم کانفرنس مشرقی پاکستان کی طرف سے پانچ ہزار روپے بطور امداد حکومت آزاد کشمیر کو بھیجے گئے۔ (اورینٹ پریس)

عراقی نمائندہ کا یو۔این۔او کے اجلاس میں اعلان حق

فلشنگ میڈوز (نیویارک) ۲۹ نومبر ڈاکٹر جمالی (عراق) نے تقسیم فلسطین کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہودیوں کی کوششیں مشرق وسطیٰ پر حملہ کے مترادف ہونگی۔

آپ نے کہا۔ کہ یہ چھپی ہوئی بات نہیں۔ کہ بعض بڑی طاقتیں فلسطین کو تقسیم کر دینے پر زور دے رہی ہیں۔ اگر فلسطین کو تقسیم کر دیا گیا۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ یہ اقوام متحدہ کا فیصلہ نہیں۔ بلکہ بعض جابر سیاستدانوں کی زبردستی ہے۔

بالغوں کی تعلیم کا انتظام

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس میں ناخواندہ بالغوں کو تعلیم دینے کے سوال پر سوچ بچار کیا گیا۔ کمیٹی میں تجویز پاس ہوئی۔ کہ صوبائی حکومتوں سے سفارش کی جائے۔ کہ وہ خاص جماعتیں مقرر کریں جو تندہی سے اس کام کو سرانجام دیں۔ کالجوں اور نارمل سکولوں میں ایسی کلاسیں کھولی جائیں جہاں اس قسم کے ٹیچروں کو ٹریننگ دی جائے

چین ووٹ نہیں دیگا

فلشنگ میڈوز (نیویارک) ۲۹ نومبر حکومت چین نے ایک تازہ اعلان میں ارادہ ظاہر کیا ہے۔ کہ فلسطین کے سوال پر وہ اپنا ووٹ کسی طرف نہیں دے گی۔ (رائٹر)

جموں میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن کا قیام

جموں ۲۹ نومبر معلوم ہوا ہے۔ جموں میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم ہو چکا ہے۔ مہاراجہ کشمیر یکم دسمبر کو اس کا افتتاح کرینگے (ا۔پ)

پاکستان میں انٹر یونیورسٹی بورڈ کا قیام

کراچی ۲۹ نومبر۔ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کی یونیورسٹی ایجوکیشن کمیٹی نے انٹر یونیورسٹی بورڈ کے قیام کی سفارش کی ہے۔ کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ انٹر یونیورسٹی بورڈ کے تین ممبر ہوں۔ جو تینوں یونیورسٹیوں کی نمائندگی کریں۔ غیر ممالک کی یونیورسٹیوں کے ساتھ تعلقات رکھنا۔ ریسرچ کا کام۔ ڈگریز اور ڈپلوما وغیرہ دینا۔ یہ سب بورڈ کے فرائض میں داخل ہوگا۔ کمیٹی کا خیال ہے۔ کہ کالج اور سکولوں میں مذہبی تعلیم ہر مسلمان طالب علم کے لئے لازمی ہو۔ اگر چاہیں تو دوسری اقوام کے طلبہ کے لئے بھی ایسا ہی انتظام کیا جائے۔ سکولوں اور کالجوں میں ورزش اور ملٹری ٹریننگ ہر طالب علم کیلئے لازمی قرار دی جائے۔ کمیٹی نے اسبات کی بھی سفارش کی ہے۔ کہ یونیورسٹی کے طریقہ تعلیم پر مکمل طور پر نظر ثانی کی جائے۔ اور اسے پاکستان کے نظریہ اور ضرورت کے مطابق ڈھالا جائے۔ (ا۔پ)

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس

نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن میں راشٹریہ سیوک سنگھ کی کارگذاریوں پر نکتہ چینی۔ اور مہاسبھا کو مسلم لیگ کی حیثیت دینے۔ اور کشمیر کے متوقع ریفرنڈم وغیرہ مسائل پر بحث و مباحثہ ہوگا۔ (ا۔پ)

طلبا کا داخلہ بند

کراچی ۲۹ نومبر۔ حکومت پاکستان کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ سنٹرل پاکستان کے گورنمنٹ سکولوں میں ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء سے طلبا کا داخلہ بند ہو چکا ہے۔ (ا۔پ)

مسٹر گبن کا پاکستان کو خراج تحسین

کراچی ۲۹ نومبر۔ مسٹر سی۔ ای گبن صدر اینگلو انڈین ایسوسی ایشن نے برج کلب کی ایک میٹنگ میں جو انکے استقبال کیلئے بلائی گئی کہا۔ "آپکو فخر کرنا چاہیئے۔ کہ آپ پاکستان کے باشندے ہیں۔ یہ حقیقت کہ آپ کو تمام مذہبی سوشل اور ثقافتی امور میں یہاں ہر قسم کی آزادی حاصل ہے اسبات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ پاکستان نے آپکو اپنا جائز باشندہ تسلیم کر لیا ہے اور یہ کہ آپنے اہالی پاکستان کا اعتماد اور خوشنودی حاصل کر لی ہے (ا۔پ)

لندن فنون کی نمائش میں پاکستان کا ذکر

لندن ۲۹ نومبر۔ کلب نوئل بیکن فنون کی نمائش میں شمولیت کرنیوالے مہمانوں کی دعوت کے موقعہ پر بیان کیا۔ کہ یہاں کے باشندے پاکستان اور ہندوستان کے ساتھ گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ نے ہر دو حکومتوں کی تعریف کی۔ سر اچیرہ ونسٹڈ نے کہا۔ کہ انگریز لوگ ہندوستانی فنون کو سیکھنے کی بڑی خواہش رکھتے ہیں لارڈ پیتھک لارنس نے کہا۔ کہ برطانیہ کے وہ لوگ جن کو پاکستان یا ہندوستان جانے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ وہ اس نمائش میں اس ملک کے فنون کی خوبصورتی کو دیکھ سکینگے (رائٹر)

فلسطین کی تازہ اطلاعات

حیفا ۲۹ نومبر۔ تا حال برطانوی فوجوں کو کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت کرنے کی ہدایت نہیں ملی۔ فلسطین میں عرب لیڈروں کو لبنان ہیڈ کوارٹر سے ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ فلسطین کے متعلق فیصلہ کے معاً بعد وہ لبنان کی طرف مارچ کر آئیں۔

ایک اطلاع ہے۔ کہ مفتی عرب نے ایک لاکھ عرب نوجوانوں کو مادر وطن کی تن من دھن سے حفاظت کرنے کیلئے بلایا ہے پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ اس آواز پر لبیک نہ کہنے والے ناقابل عفو جرم کے مرتکب ہوں گے (رائٹر)

انگلستان میں موت کی سزا قائم رہیگی

لنڈن ۲۹ نومبر۔ برٹش گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس وقت جبکہ جنگ کے بعد مسلح مجرموں کی کثرت ہو گئی ہے۔ اور جرائم بڑھتے جا رہے ہیں۔ موت کی سزا کو معطل یا منسوخ نہیں کیا جا سکتا ہوم سیکرٹری نے کہا۔ کہ ممبران اس مسئلہ کی نزاکت کو خوب محسوس کرتے ہیں۔ تاہم آخری فیصلہ کیلئے وہ ووٹ لینگے۔ جو آخری فیصلہ سمجھا جائیگا۔ دارالعوام میں اصلاحات کا بل دوسری دفعہ پیش کیا گیا۔ جسمیں کوڑے لگانا اور سزائے قید

Digitized by Khalifa Library Rabwah

مسئلہ فلسطین کی وجہ سے دُنیا کی آنکھیں اس وقت جنرل اسمبلی کی طرف لگی ہوئی ہیں!

جمعیۃ اقوام نے فلسطین کے مسئلے کو حل کرنے میں دیانتداری سے کام نہیں لیا

اعراب فلسطین اور یہود یوں کے درمیان مفاہمت اب بھی ممکن ہے!

(سر ظفر اللہ خاں اور ڈاکٹر جمالی کی تقاریر)

نیویارک۔ ۲۹ نومبر۔ آج جنرل اسمبلی میں مسئلہ فلسطین پر بحث کے دوران میں پاکستان ڈیلیگیشن کے قائد چوہدری سر محمد سر ظفر اللہ خاں صاحب تقسیم کے خلاف تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ دُنیا کی نگاہیں اس وقت جنرل اسمبلی کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ یہ اسمبلی فلسطین کے معاملہ میں دیانتدارانہ فیصلہ دے کر اپنے فرائض منصبی سے سبکدوش ہوتی ہے۔

عربوں کے مطالبات کی زبردست حمایت کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اے اقوام مغرب! یاد رکھو۔ ہوسکتا ہے۔ کہ کل کو تمہیں بھی مشرق وسطیٰ کی مدد و دوستی کا محتاج ہونا پڑے نیز اس نقطہ کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ تقسیم کے دوران میں عربوں سے بہت سے وعدے کئے گئے تھے۔ جو ابھی تک پورے نہیں کئے گئے ہیں۔

آپ نے اسمبلی سے سوال کیا۔ کہ جمعیۃ اقوام کو کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ارض مقدس کو تقسیم کرے۔ نیز اگر اعراب فلسطین اس کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیں۔ تو پھر وہ علیحدہ عرب اسٹیٹ قائم کرنے میں کیونکہ کامیاب ہوسکتی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ جو قدم ہم اٹھا رہے ہیں۔ اس کے نتیب و فراز پر پہلے ہی سے غور کرلیں۔ کیا ہم یہ جوا کھیلنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ جمعیۃ اقوام کو ایک ایسے راستے پر ڈال دیں۔ جو اس کے قانونی اختیارات کی حدود سے باہر ہے۔ اور اُس کیلئے ایک ایسا طریق کار وضع کریں۔ کہ جس کے کامیاب ہونے کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔

تقسیم کو عملی جامہ پہنانے میں آپ لوگ فلسطین کی ساٹھ فیصدی آبادی کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ یاد رکھیئے انصاف اور غیر جانبداری کے جو جذبات جمعیۃ اقوام کے متعلق اس وقت اعراب فلسطین کے دل میں ہیں۔ اگر وہ قائم نہ رہے۔ تو آپ خود ذمہ وار ہوں گے۔

آپ نے کہا۔ مثال سے لے کر وسط ایشیا تک مغربی اقوام کی نیت اور ارادے کے بارے میں شبہات اور عدم اعتماد کے عام خیالات پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ لوگ اس طرح صفاکانہ طور پر مشرق کے دل کو تلوار مغرب کی ذکر کرکے مشرق اور مغرب میں باہم تعاون و اتحاد کے آخری امکان کا خون کر رہے ہیں۔

کیوبن وفد کے لیڈر نے اپنی تقریر میں کہا کہ میرے وفد نے باوجود ہزار دباؤ اور ترغیب کے تقسیم کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عراق کے نمائندے ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ فلسطین کے بارے میں اگر کسی ناانصافی سے کام لیا گیا تو عراق میں یہود اور غیر یہود آبادی کے درمیان باہم تعاون و اتحاد میں فرق آجائے گا۔ فلسطین کی زمین سرتاپا مقدس ہے۔ اس کو تقسیم کرنا یقیناً اس کی تقدیس پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ یروشلم کو باقی فلسطین سے علیحدہ کر دینے کی تجویز میں اسلامی نقطہ نگاہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اسلام کا فلسطین سے لگاؤ اسی قدر گہرا ہے۔ جس قدر عیسائیت کا۔

فلسطین کا ایسا کوئی بھی حل جسمیں فلسطین کے اصل باشندوں کی خواہشات کا احترام نہیں کیا جائے گا۔ یقیناً ملک کے امن و اتحاد کو ضرور خطرے میں ڈال دے گا۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ کہ تقسیم کی تجاویز میں اسبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ تقسیم کو عملی جامہ پہنانے کیلئے جمعیۃ اقوام کو مسلح فوج کی ضرورت پیش آئیگی آپ نے سوال کیا۔ میں پوچھتا ہوں۔ وہ مسلح فوج ہے کہاں! اگر کہو امریکہ اور روس اس کام کیلئے اپنی افواج پیش کرینگے۔ تو یاد رکھو فلسطین کا حشر بھی کوریا کے حشر سے کم نہ ہوگا۔

تقریر کے دوران میں تمام اقوام کو متنبہ کرتے ہوئے ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ اگر دوسری طاقتوں نے فلسطین میں اپنی فوجیں بھیجیں۔ تو یہ پہلے سے بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ان کو دُنیائے عرب کے دشمنوں میں شمار کیا جائے گا۔ خواہ کسی لحاظ سے بھی ہم حالات کا جائزہ لیں بہرحال یہ ظاہر ہے۔ کہ تقسیم کی صورت میں بین الاقوامی دوستانہ تعلقات میں فساد رونما واقع ہوگا۔

ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ کہ جمعیۃ اقوام نے فلسطین کے مسئلہ کو دیانتداری سے حل کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ اعراب فلسطین اور یہودیوں کے درمیان مفاہمت اب بھی ممکن ہے بشرطیکہ اس کو صحیح طریق پر حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

ڈاکٹر جمالی نے اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس نازک ترین وقت میں اب بھی ہمارے لئے موقع ہے۔ کہ ہم خود اختیاری اور جمہوریت کے اصولوں کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ ہمارے لئے بھی ایک ایسا حل نکال سکتے ہیں۔ جو سراسر انصاف پر مبنی ہو۔ ہمیں اپنی رائے کے استعمال کو۔ آخری فیصلہ صادر کرنے میں ناجائز دباؤ اور سیاسی دباؤ سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے کولمبیا چلی اور فرانس کے نمائندوں نے ابھی تقریر کرنی تھی۔ کہ جلسہ ۲ بجے تک کیلئے برخاست کر دیا گیا

مسٹر لیاقت علی خاں ۲ دسمبر کو دہلی واپس جائینگے

دہلی ۲۹ نومبر۔ مسٹر لیاقت علیخاں نیا لیکٹ سے ۲ دسمبر کو حکومت ہندوستان سے گفت و شنید کیلئے واپس دہلی تشریف لائینگے اس بحث کے متعلق آپ قائداعظم کو مطلع کرینگے آج لاہور میں پاکستان ڈے منایا جائیگا۔ نیا لیکٹ سے ۲ دسمبر کو دہلی پہنچیں گے۔ (ا۔پ)

سلطان شہریار انڈونیشیا روانہ ہوگئے

دہلی ۲۹ نومبر۔ آج بعد دوپہر سلطان شہریار بذریعہ ہوائی جہاز اپنے بچوں اور عملہ سمیت انڈونیشیا روانہ ہوگئے (ا۔پ)

کشمیر میں ہندوستانی فوج کی کارگزاری

دہلی ۲۹ نومبر آج کشمیر کے محکمہ دفاع نے بیان جاری کیا ہے۔ کہ گذشتہ چوبیس گھنٹے کے دوران میں حالات میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ پونچھ کے علاقہ میں ہندوستانی فوج کا مقابلہ حملہ آوروں سے ہوا۔ ان میں سے کئی ایک کو زخمی کر دیا گیا ہوائی جہازوں پر حملے کرکے حملہ آوروں کی پناہ گاہوں اور گاڑیوں کو میرپور کے علاقہ میں نقصان پہنچایا۔ (ا۔پ)

پناہ گزینوں میں کام کرنیوالے افسر رشوت خور ہیں

دہلی ۲۹ نومبر۔ مسٹر جوہر لال سکسینہ نے اسمبلی میں شکایت کی۔ کہ پناہ گزینوں کے ریلیف کے کام میں جو افسر تعینات ہیں۔ اکثر رشوت خور ہیں۔ ایسے کام میں جسمیں دیانت اور ہمدردی کی ضرورت ہے آفسل کی بجائے دوسرے لوگوں کو لگانا چاہیئے۔ آپ نے حکومت کو متنبہ کیا۔ کہ پناہ گزینوں کو بسانے کے متعلق اسے ریاستوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔

کشمیر کی آزاد فوجوں کی مالی اعانت

لاہور ۲۹ نومبر۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد بنالہ گنبد میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ شیخ محمد طفیل ریٹائرڈ ڈپٹی محکمہ نہر نے کشمیر کی آزاد فوجوں کو مالی امداد پہنچانے کے سلسلہ میں ایک بصیرت افروز تقریر کی۔ نیز چندہ کی رقوم جو گذشتہ جمعہ کے اجلاس تک جمع ہوچکی تھیں۔ وہ سنائی گئیں کل رقم جو جمع ہوئی ۱۵۱/۱۲/۳ تھی۔ نیز ایک قرارداد پاس ہوئی۔ جسمیں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ کہ پاکستان کا آئین اسلامی اصولوں پر مبنی ہوگا۔ نیز مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ باہمی اختلافات کو بھلا کر پورے طور پر منظم ہو جائیں!

جنرل چیانگ نے سرکاری فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی

نانکنگ ۲۹ نومبر۔ جنرل چیانگ کائشک صدر چین نے کمیونسٹوں کے خلاف جنگ میں سرکاری افواج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔

رائٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah